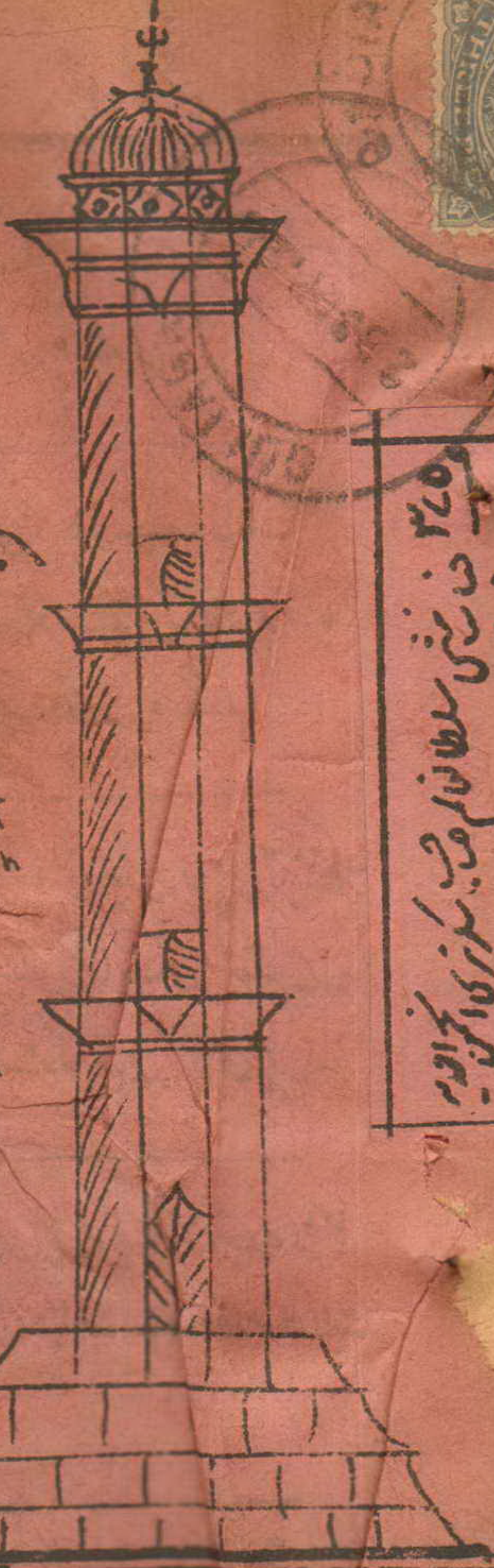


۳۵۰ فیضی سلطانہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت النبی

بجرام کو رفت و ترو یک در سید و پاک محمدی بر سار بند تر حکم افتاد (۱۴۱۱ھ بمطابق ۱۹۹۲ء)

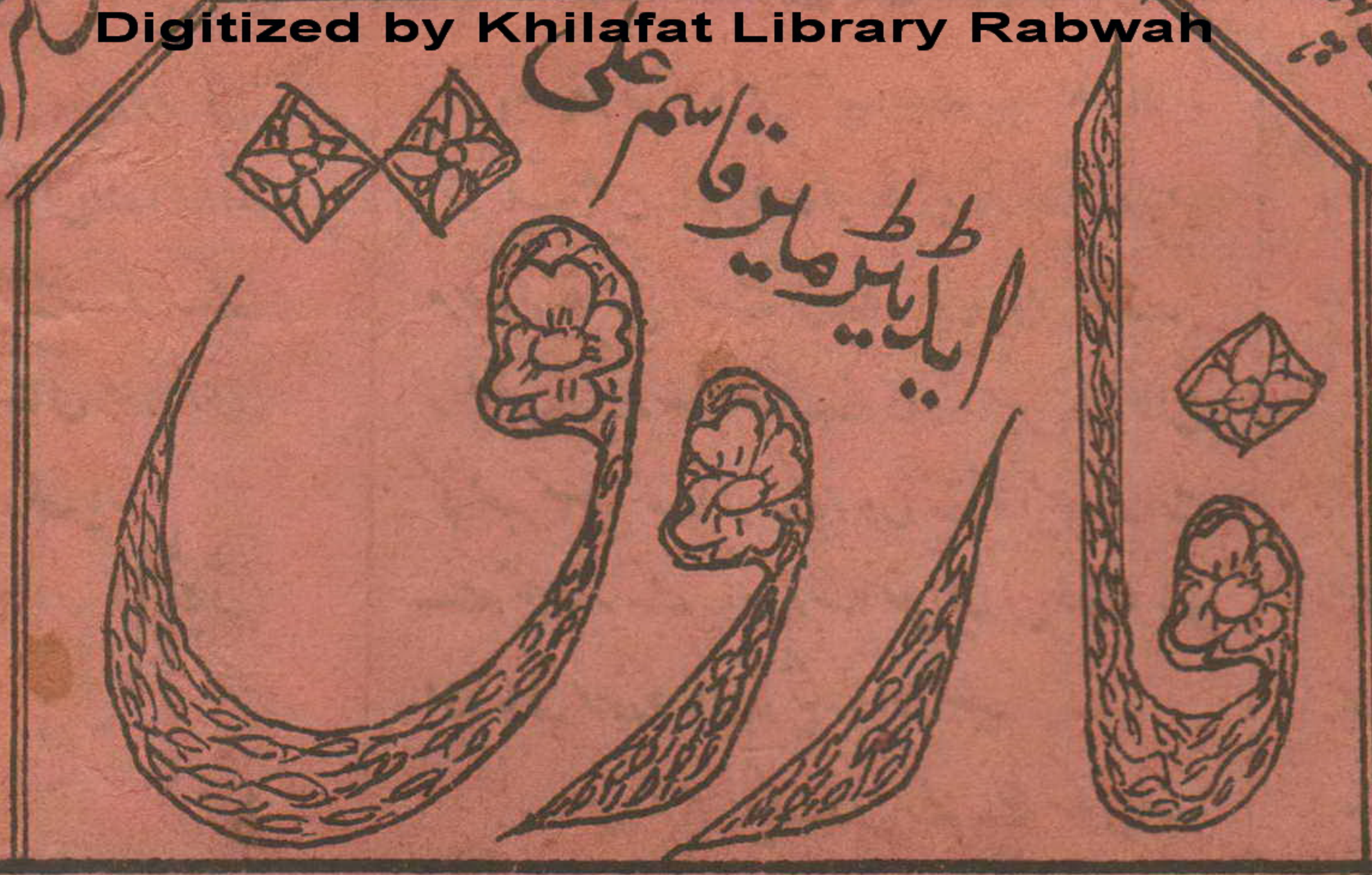


جسٹریل نمبر ۱۸۲

عام چند سالانہ پیشگی چار روٹ (لنگر)

۶-۱۳-۲۰-۲۴ تاریخوں کو فاروق منزل

Digitized by Khilafat Library Rabwah



بہ خلاقیت و ایمان علیہ السلام

بہ خلاقیت و ایمان علیہ السلام

اداکر کے دو قسطوں میں پچھ ماہ کا چندہ دو دو روپیہ کر کے ادا کر سکتے ہیں۔
 حبیب آباد
 جندہ سالاد پرستان
 Gotaria

جلد (۱۰) - مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۲ صفر ۱۳۴۴ھ نمبر (۲۳)

برسائے ملت بیضا قمر فاروق ہے

(منشی عنایت اللہ خاں صاحب عنایت لنگوی)

سلسلہ کی خبریں (۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

(۲) خاندان رسالت و مہمان خاندان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور نواب صاحب قبلہ متعلقین بہم نوع عاقبت سے ہیں۔ (۳) حضرت مفتی محمد صادق صاحب قبلہ کے گھر میں بدستور علیل ہیں۔ اجاب ان کی صحت و زندگی کے لئے درد دل سے بالاتر ہم ہر نمازیں دعا فرما کر نواب حاصل کریں۔ (۴) ہر دو سکول تعلیم الاسلام ہائی سکول دہلی کالج قادیان ۱۹ ستمبر ۱۹۲۵ء سے بعد اختتام تعطیلات کھل گئے ہیں۔ طلباء و طالبات واپس نہیں آئے جلد واپس آکر تعلیم شروع کر دیں۔ تاکہ وہ پیچھے نہ رہ جائیں۔ (۵) دمشق میں تین معزز تعلیم یافتہ اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ الحمد للہ۔ اللہم زدہ خیر۔

(۶) جن اصحاب نے فاروق کے وی بی اسد فقہی باوجود اخبار میں اطلاع شائع کر نیکی واپس کر دیئے ہیں۔ انکی خدمتیں التماس ہے کہ جلد تر اپنا چندہ ارسال فرما کر شکر یہ کا موقع بنائیں۔ خصوصاً اخیر مرزا ناصر علی صاحب پلیڈر بے فیروز پور و بالوشیخ مظفر احمد صاحب کہ برٹے شمس الدین صاحب سوداگر بورٹ آگرہ پھر و سید بہادر علی شاہ صاحب قصور لکھنؤ و شیخ عبید اللہ صاحب بٹالوی لاہور پچا۔ مولوی محمد تقی صاحب مدرس بی پچا۔ (۷) جو دو قادیان سے یہ تبلیغ پنجاب ہندوستان میں روانہ کئے گئے ہیں انکی کامیابی کیلئے دعا فرمادیں

بڑھ کے قیمت میں جواز لعل و گہر فانی
 نایب خیر الرسل نے جو لگایا بوستان
 دیکھ لیں خود آزا کر اور منگا کر دیکھ لو
 تمس ہے افضل کچھ کم مرتبہ اس کا نہیں
 ابر نیساں اسدا موتی پرستے اس سے ہیں
 یو الوفا مرتضیٰ ہو یا مہاشہ دھرم بیر
 ہے مذاہب باطلہ کیواسطے تیر و تفنگ
 ہے مری اس سے محبت آپ کے دلیں بھی ہو
 عازض اسکو مگر کم مانگی کا لگ گیا
 گر تا پڑتا جطر سے ہو چلا جاتا ہے یہ
 کر دیں سب جاب ملکر سعی و کوشش سے علاج
 دیدہ بینا کایس نور منظر فاروق ہے
 گلستان احمدی کا اک شجر فاروق ہے
 میں کہوں کیا لطف ہے میں خیریں شرف فاروق ہے
 برسائے ملت بیضا قمر فاروق ہے
 ہے ذخیرہ اسمیں اک کان گہر فاروق ہے
 سب میں گیدڑ کی طرح میں شیر نر فاروق ہے
 کا ذیوں کے حلق پر چلتا تیر فاروق ہے
 نوری آنکھوں کا۔ اور تخت جگر فاروق ہے
 کم خریداری سے کیوں بے بال پر فاروق ہے
 ہے تو مجروح پر بہادر کس قدر فاروق ہے
 ہو عنایت کی نظر درخواست کر دیں آپ آج

نوٹ۔ بعض دوست جواب طلب اور کیلے جو ابی کارڈ یا الفاظ نہیں سمجھتے اسلئے انکی کوکھ پر ان کے زلفیات دیکھیں۔ (ایڈٹر)

اَنَا اللهُ وَاَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط

محمدا۔ قرآن کریم کا یہ ارشاد نگاہ حقیقت
بین میں خاص وقعت رکھتا ہے کہ ”عَسَى
اَنْ تَكُنْ هَوًّا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لِّكَمَّاءٍ وَرِغَاصٍ
تَسْلٰی دِیتا ہے گو یہ ابتلائے ربی ہے۔ اور یہ
ابتلا یقیناً ضعیف انسان کے لئے ناقابلِ برداشت
نہ ہو سکتا ہے لے کوئی مشکل امر نہیں۔ اور

اس غم میں ایک دن کے نئے سکول بند ہو گا۔ اور سارے سکول اور بورڈنگ ہوس میں کھیل کود بھی بند رہیں گے۔ والسلام۔

(آپکا غلام سرود ہیڈ، اسطرمدان)

انتخاب اخبارات

پانی پیت کے مقدمہ کی سماعت سطور اوپیشل
محکمہ پٹ کڈ نال میں کر رہے ہیں۔ شہادت
استغافہ جاری ہے۔

مدرس میں دو بڑی نہریں کھودنے
کی حکیم زیر غور ہے۔ ایک پہ ۸۱ لاکھ روپیہ
کے قریب خرچ آئے گا۔

چھادنی بکلوہ کے قریب سڑک ڈھونڈی
سے دو تین میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں کثرت
باراں کی وجہ سے غرق ہو گیا ہے۔

مدراں میں پُر زور افواہ ہے۔ کہ لارڈ لٹن
وائسرائے بنائے جائیں گے۔

ایک خبر رساں ایجنسی کا تاہ ہے۔ کہ ملک معظم
نئی دہلی کا افتتاح کرنے کے لئے آئندہ موسم سرما
میں ہندوستان تشریف آور ہونگے۔

خبر ہے کہ سر حبیب اللہ اپنی جگہ پر واپس آئیے گئے۔
اس سے میاں فضل حسین کے پنجاب گورنمنٹ میں
واپس آنے کے متعلق چھ مے گویاں پوچھی ہیں۔

یوپی کے ایک گاؤں میں ایک نوزائیدہ لڑکا
لڑکی بن گیا۔ کہتے ہیں بدل دیا گیا ہے۔ مقدمہ عدالت
میں ہے۔

لیگ اقوام میں برطانیہ کی طرف سے تجوینہ
پیش کی گئی ہے۔ کہ دنیا سے غلامی کا خاتمہ کر دیا جائے
اس تجویز کی رو سے غلام رکھنے اور فروخت کرنے
والوں کو سزا دی جائے گی۔

ضلع پرتاب گڑھ کے ایک جاگیردار کو اس کی
فضول خرچی وغیرہ کی وجہ سے برطرف کر کے انتظام
جاگیر ڈپٹی کمشنر پرتاب گڑھ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ سرحدات متحدہ کی ہوم
ممبری کے عہدہ پر راجہ سردار پال سنگھ کے تقرر کا
فیصلہ ہو گیا ہے۔

کونسل آف سٹیٹ میں قانون عمر رضامندی
پاس کر دیا گیا۔

جیلوں میں قیدیوں کی تعلیم کے لئے سکول
کھولنے کی تجویز گورنمنٹ برہما نے منظور کر لی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فَکَرًا وَنَصْلًا عَلٰی سُوْلَةِ الْکَرِیْمِ

مفت

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۵ء

کیا ویدک دھرم عالمگیر مذہب ہو سکتا ہو؟

(۱۵)

جو ہدایت یا تعلیم یا مذہب خدا کی طرف سے تمام انسانوں کے لئے ہوتا ہے اس کی یہ بھی لازمی اور نہایت ضروری شرط ہے کہ وہ خلافت مشاہدہ اور مخالفت عقل نہ ہو۔ لیکن جس مذہب کی تعلیم انسانی عقل صحیح اور دھڑلہ نہ تجربات کے سرچ مخالف ہو وہ کبھی بھی عالمگیر مذہب یا ایشور (خدا) کی تعلیم نہیں ہو سکتی۔ اسی کوئی یہ ہم ویدک دھرم کو پرکھتے ہیں۔ تو ہمیں اس کے بہت سے مسائل اور تعلیم بالکل مشاہدہ اور عقل کے خلاف نظر آتی ہے جس میں سے بطور نمونہ ہم اس مضمون میں چند مسائل ویدک دھرم کے آریہ سماج کے بانی کی زبانی پیش کر کے دکھاتے ہیں کہ وہ صرف خلافت عقل اور مخالف مشاہدہ ہیں۔

آریہ سماج کا
داخل خارج

سوال کا جواب دیتے ہوئے روح کا جسم انسانی میں اس طرح داخل خارج بیان فرماتے ہیں کہ
یو جیو (روح) جب جسم سے نکلتا ہے تو
جیو (روح) کی موت بھی جاتی ہے۔

اور جسم کے ساتھ ملنے کا نام جنم (پیدائش) ہوتا ہے۔ (روح) جب جسم کو چھوڑتا ہے تو
عقب پھرتا ہے خلا میں ٹھہری ہوئی ہوا
کے اندر رہتا ہے۔ کیونکہ وید میں "م" نام
ہوا کا ہے۔ اس کے بعد دھرم راج یعنی
پیشورائس جیو (روح) کے (گذشتہ) پاپ
پن (سنگی بدی) کے مطابق جنم دیتا ہے وہ
ہوا۔ اناج۔ پانی۔ خواہ جسم کے مساموں
کے ذریعہ سے دوسرے کے جسم میں ایشور
کی تحریک سے داخل ہوتا ہے۔ بعد داخل
ہونے کے سلسلہ وار منی میں جا کر حل میں
قائم ہو کر جسم اختیار کر کے باہر آتا ہے۔ اگر
اعمال عورت کے جسم حاصل کرنے کے
لائق ہوں۔ تو عورت کے جسم میں۔ اور اگر
مرد کا جسم حاصل کرنے کے لائق ہو تو مرد کے
جسم میں داخل ہوتا ہے۔ اور حل ٹھہرنے
کے وقت عورت اور مرد کے جسم میں بوقت
ہم بستری جنس اور منی کے برابری ہونے کی
وجہ سے جنسٹ (بیج پڑا) پیدا ہوتا ہے۔
(مستند ترجمہ سیتارتہ طبع اول باب ۹ سوال ۴۲
صفحہ ۳۳۲ و طبع ششم ۳۴۱)

اس ویدک فلسفی کا مطلب یہ ہے کہ
سے مرنے کے وقت جب علیحدہ ہوتا ہے۔ تو
جسم سے نکل کر اس خلا و امین الارض و السماء کی ہوا میں
گھومتا رہتا ہے۔ پھر خدا کی تحریک سے اپنے اپنے
اعمال کے مطابق وہ کسی زندہ جسم میں داخل ہو کر
تل میں جا پونچتا ہے۔ وہ مردہ جسم سے خارج شدہ
روح اگر عورت بننے والا ہو تو عورت کے جسم
میں اور اگر مرد کا قالب پا نیوالا ہو تو مرد کے جسم میں
سانس لیتے وقت یا روٹی پوری۔ کچوری۔ حلوا۔
کچڑی کھاتے وقت یا پانی پیتے وقت گھس جاتا
ہے۔ اور اگر کھاتے پیتے۔ سانس لیتے وقت
روح کا جسم میں داخل ہونے کے لئے داؤدہ چلے۔

تو پھر مسامات کی راہ سے جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔
جس روح نے نہ مرد بننا ہو نہ عورت بلکہ اس کی اعمال
محنت بننے کے ہوں۔ اس کے داخل جسم ہو نہ کہ کوئی راہ
نہیں بتایا کہ آیا وہ مرد کے جسم میں بطریق مقررہ داخل
ہوگا۔ یا عورت کے جسم میں یا بھصہ نصف نصفی دونوں
کے جسم میں۔ بہر حال یہ ہے۔ (و کھا فلسفہ جو ویدک لاجیک
ہے۔ اور جس کو ۱۰۸ نمبر کے ہرشی نے دنیا کے عجائب خانہ
میں نمائش کے طور پر پیش کر کے انعام حاصل کرنا چاہا ہے۔
اور جس کو عالمگیر مذہب کی سائنس اور فلسفہ کے علین مطابق
تعلیم بتایا ہے۔ مگر اس کو ایشوری تعلیم یا خدائی حکمت
اور آسمانی مذہب بیان کرنا ایسا ہی ہے جیسا کسی سنیسی
اور سادہ ہو کر گھر بیٹھ کر نا اہلوں کا ہمارا شی بنا دینا ایسے
اس کو اگر ایجاد بندہ کہا جائے تو بالکل بجا ہے۔ کیونکہ یہ
سراسر گندہ ہے۔

اس تعلیم پر عقل اور اس برادران ملا صاحبان
علمی اعتراض
اب میں اپنے وطنی
ہوں کہ یہ عجیب داخل
خارج روح کا ہدایت نامہ کون سے وید کے کس منتر
میں درج ہے۔ اگر ویدوں میں ہی ایسا بیان ہوا
تو بیشک اس کو اعلیٰ گمان کہنے کا آپ کو کسی حد تک اختیار
ہے۔ اور اگر کسی وید میں ایسا نہیں لکھا۔ تو پھر ہمارا
حق ہے یا نہیں کہ ہم اس کو ایجاد بندہ سراسر گندہ کہیں؟
(۲) آریہ دستور جبکہ روح کا داخل جسم انسانی میں مسامات
کے ذریعہ ہی اسی طرح ہو سکتا ہے۔ جس طرح کھانے پینے
سانس لینے کے ساتھ۔ تو پھر ہوا۔ اناج۔ پانی کے ذرائع
ایزاد کر کے روح کو داتوں کے نیچے چھانایا چکی ہیں۔
یا تنور میں جلوانا کیا نتیجہ رکھتا ہے؟ یہ تینوں راہیں جو
داخلہ روح کے کھانے۔ پینے۔ سانس لینے۔
بیان فرمائی گئی ہیں۔ اس کی کیا حکمت ہے۔ جب کہ
سامات والا راہ روح کو جسم میں داخل ہونے کے
لئے ہر وقت کھلا موجود رہتا ہے۔
(۳) اس طرح جسم میں داخل ہونیکا وقت روح
کو کس درجہ تلاش کرنا پڑتا ہے؟ آیا اس درجہ

مرد نے عورت سے صحبت کرنی ہوتی ہے۔ یا اس دن سے پہلے ہی بلا علم صحبت کے؟

(الف) اگر کہو کہ جس روز مرد عورت نے گہ ہا دان سنسکار (حاصل شہر انیکا طریق) کرنا ہوتا ہے۔ اس روز روح مرد یا عورت کے جسم میں داخل ہوتی ہے۔ تو بتائے کہ روح کو یہ علم کیونکر ہوتا ہے۔ کہ آج راجندر اور رام دیوی یا بھی جمار کرینگے۔ اسلئے میں اس سے قبل داخل ہو جاؤں۔ (ب) اگر کہو کہ اس روز کا تو علم روح کو نہیں ہوتا جس روز عورت مرد سے صحبت کرنی ہوتی ہے۔ وہ تو اس فعل جمار سے پہلے ہی جسم میں جا گھسٹی ہے۔ تو کیا ممکن نہیں کہ جس عورت مرد کے جسم میں پہلے ہی حلول کر لیا ہے۔ انہیں سے اگر کوئی پہلے فوت ہو جائے تو پھر روح اس دوسری روح کے ساتھ جو فوت ہو گئی ہے۔ رفوچکر ہو جائیگی یا کیا کر لگی۔

(۴) حسب طریق بالا مرد بننے والی روح تو مرد کے جسم میں اور عورت بننے والی عورت کے جسم میں داخل ہوگی۔ مگر محنت بننے والی روح کس کے جسم میں داخل ہوگی۔ کیونکہ اگر وہ مرد کے جسم میں داخل ہو تب تو وہ مرد بنکر باہر آئے گی۔ اور اگر عورت کے جسم میں داخل ہو تو عورت بنکر نکلتی گی۔ تو کیا محنت بننے والی روح آدمی آدمی ہو کر عورت مرد کے جسم میں داخل ہو جائے گی؟

(۵) جبکہ دخول روح کا یہی طریق مقررہ ہے۔ تو اندے میں روح کس طرز سے داخل ہوگی۔ جب کہ نر و مادہ کا امتیاز ہے۔ اور گولہ کے پھلوں میں کس سے گھسٹی ہے؟

(۶) اندے میں روح اس وقت داخل ہوتی ہے جبکہ مرغ اور مرغی نفی کریں۔ یا اس وقت داخل ہوتی ہے جبکہ مرغی کے نیچے اندے نیچے نکلوانے کے لئے رہے جاتے ہیں۔ اور ان میں نر و مادہ کی بننے والی روح کس کس کے جسم میں داخل ہوگی؟

(۷) کتیا پانچ پانچ سات سات بچے دیتی ہے جنہیں سے بعض نر و بعض مادہ ہوتے ہیں۔ یہ نر و

مادہ یعنی کتیا اور کتیا بننے والی روحیں بطریق بالا اگر کتے

اور کتیا کے جسم میں داخل ہو جائیں گی۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ ایک ایک روح تو کتیا اور کتے کی اپنی اپنی ہوگی۔

اور تین تین چار چار دوسری روحیں جب انہیں داخل ہو کر مسیر کر لیں گی۔ تو ان زائد تعداد میں داخل

شدہ روحوں سے کتیا اور کتے کے جسم میں جو کہ ایک کی بجائے چار پانچ روحوں والے ہونگے۔ کوئی

گڑ بڑی تو ہوگی اور وہ روحیں انکی اس حالت میں جو کہ ایک روح کے ہوتے ہوئے انکی ہوتی ہے چار پانچ

زائد روحیں گھسنے سے کچھ تغیر پیدا ہو گا یا نہیں؟

(۸) ایسا ہی مرد بننے والی روح جو پہلے مرد کے جسم میں داخل ہو کر مرد کو حاصل کر دیتی ہے اور بعد

میں وہ مرد کے جسم سے نکل کر عورت کے جسم میں بوقت ہمبستری جاتی ہے۔ ایسی روح مرد کو طویل روح والا ہونے

سے کچھ روحانیت میں ترقی دیتی ہے یا نہیں۔ کیونکہ مرد کے اندر تو کوئی رحم نہیں ہے۔ جہیں روح مقیم رہے۔ وہ

پھر حال اسکے پیٹ میں ہی تا فروغ و انتقال جسم عورت دورہ کرتی رہے گی۔ ایسی حالت میں وہ مرد کی اصلی

روح کے ساتھ قول ملا جائیگی۔ کیونکہ روح تو لطیف ہے اور دو لطیف چیزوں کا علیحدہ علیحدہ

رہنا مشکل ہوتا ہے جیسے کہ دو چار لمپوں کی روشنی بالکل ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں رہ سکتی۔ جیسے

کہ دو چار کنوؤں کا پانی اگر ایک گھڑے میں ڈال دیں تو ان میں کوئی تمیز نہیں رہ سکتی۔ کہ وہ ہر ایک کنوئیں

کا پانی علیحدہ علیحدہ نکال لیا جائے۔ بنا بریں۔ دو چار دس لطیف روحیں جبکہ ایک زندہ مادی جسم

کے اندر جس میں کہ پہلے ہی ایک روح موجود ہے۔ داخل ہو جائیں۔ تو وہ بوجہ لطافت ذاتی ایک دوسرے

سے علیحدہ نہیں رہ سکتیں۔ ضرور سب ملکر یا تو ایک بڑا روح یا بن جائیگا۔ یا وہ ایک روح والا جسم اب

پانچ دس روحوں کا حامل ہونے سے تاخر روح ان روحوں کے دس روح والے جاندار کا کام دیگا۔

اور کچھ دنوں تک بادن دوارشی کا وہ جسم بن جائیگا۔ عقل اور علمی طور پر اسکو حل کر کے دیگر عقیدہ

کی لاج رکھیں۔

(۹) ویدک دھرم کے رو سے درختوں وغیرہ نباتات

میں بھی وہی روح انسانی شامت اعمال سے بطور متاسخ سزا بھگت رہی ہے۔ تو آریہ جہاں فرمائیں۔ کہ نباتات

میں روح کس راہ سے بسیر کرتی ہے۔ اور کس وقت داخل ہوتی ہے؟ آیا جب بیج زمین میں برائے کاشت

ڈالا جاتا ہے۔ اس وقت یا قبل از کاشت۔ ذرا سوچ سمجھ کر جواب دینا؟

(۱۰) بعض خسرات الارض اور نباتات اس قسم کے ہیں۔ کہ انکو دو ٹکڑے کر دیا جائے۔ تو دونوں زندہ رہتے

ہیں۔ مثلاً خراطین (کینچوے) کو اگر دو ٹکڑے کر دو۔ تو دونوں زندہ رہتے اور چلتے پھرتے ہیں۔ ایسا ہی بعض

نباتات ایسے ہیں۔ کہ انکا بیج نہیں بویا جاتا بلکہ ان کی ایک شاخ کاٹ کر زمین میں گاڑ دینے سے وہ

اُگ آتے ہیں پس ایسے درخت کی ہر شاخ میں روح پہلے سے ڈیرہ ڈالے ہوتی ہے۔ یا کاٹنے کے بعد

اور زمین میں لگانے سے پہلے یا زمین میں لگانے کے بعد۔ نیز کینچوے (گنڈ دئے) کے دو ٹکڑے

کر نیسے دونوں میں ایک ہی روح کٹ کر چلی جاتی ہے یا معاً انہیں کوئی باہر سے داخل ہو جاتی ہے۔ اور وہ

کس طریق سے۔

(۱۱) ایٹوری سرشتی یعنی ابتداء دنیا میں جو انسان عورت مرد

بلا اتصال مرد و عورت بغیر مانبا کے جوان جوان پیدا ہوتے تھے۔ انہیں روح کا دخول کس مرد اور کس عورت

کے جسم میں ہوا تھا؟

(۱۲) پانچانہ میں جو کھڑے پڑ جاتے ہیں۔ انہیں آدین روحیں

کیونکر گھسٹی ہیں۔ اور پھر کس طرح سلسلہ فارمنی میں جا کر محل قائم ہو کر جسم اختیار کر کے جیسا کہ ویدوں نے بتایا ہے

یا ہر آتی ہیں۔ ذرا ان چند سوالات مختصر کا جواب دیکر پھر دعویٰ کرنا کہ ویدک دھرم عالمگیر مذہب ہے۔ اس میں ایسی عید اور عقل

دور از قیاس اور علامات شہادہ تسلیم کو ایٹوری گیان عالمگیر بتاتے نہیں نرم نہیں آتی۔ اسی تعلیم کو فلاسفران یورپ اور عاقلان امریکہ کے ہاں پیش کر دیا گیا اسی ویدک دھرم کا جھنڈا

کہ ویدک کابل دارا۔ از قیاس و قیاس میں کاٹنیکا اصولہ کہتے ہو؟

غیر حمیوں سے چند سوالات

(از جناب غلام حسین صاحب سید انجمن تہذیب و ترقی پشاور)

سائل ریج کے ایک معزز انسپکٹر صاحب سے عاجزی بہت ہی طویل طویل گفتگو ہوئی جس پر فیصلہ یہ ہوا کہ انسپکٹر صاحب نے فرمایا کہ آپ سوالات تحریر کر دیں۔ میں جواب منگوا دوں گا۔ کمترین نے مندرجہ ذیل سوالات لکھ دیئے۔ اور ساتھ ہی یہ شرط عرض کر دی کہ

قرآن کریم کی صحیح تفسیر اور معانی

قرآن کریم کے معانی میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ اور انہی امور پر کاربند ہو کر اختلافات سے بچ سکتے ہیں۔

مکرمی جناب انسپکٹر صاحب سائل ریج

چند سوالات عرض ذیل ہیں۔ ان سوالات کے جوابات رائے و قیاس سے نہ دیئے جاویں۔ بلکہ قرآن شریف کی آیت بتائی جاوے۔ اگر کسی آیت قرآن شریف سے نہ مل سکی۔ تو حدیث مرفوعہ متصل مع نام کتاب و صفحہ لکھی جاوے مگر

(۱) باہمی آیات میں اختلاف معانی نہ ہو۔
(۲) لغات عرب یعنی محاورہ مستدایرہ کے مخالف نہ ہو۔

(۳) اپنی منسوب الیہ کے شان کے مخالف نہ ہو۔
(۴) اپنے اصل موضوع یعنی ہدایت عامہ کے مخالف نہ ہو۔

(۵) کوئی معنی اللہ تعالیٰ کی شان قدوسیّت کے برخلاف نہ ہو۔

(۶) محکم آیت کے مخالف نہ ہو۔

(۷) خلاف واقعہ نہ ہو۔

(۸) فطرت انسانی کے خلاف نہ ہو۔

(۹) صحیح حدیث کے برخلاف نہ ہو۔
(۱۰) عقل و وجدان صحیح کے برخلاف نہ ہو۔

جواب طلب سوالات

(۱) حضرت عیسیٰ کے زندہ مع جسم آسمان پر جانے اور اب تک جہانی زندگی کے ساتھ بے آب و دانہ موجود رہنے کا بیان قرآن مجید کی کس آیت میں ہے۔

(۲) آیت کریمہ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سے کس مدعا پر استدلال لایا گیا ہے؟

(۳) نزول قرآن سے پہلے یا بعد یا نزول کے وقت محاورہ عرب میں کسی انسان کو زندہ مع الجسم جو تھے آسمان پر اٹھانے کے معنی میں توفی یا رفع الی الیہ کا استعمال ہوتا تھا۔ یا نہیں اگر ہوتا تھا۔ تو اس کی تطبیق بتائی جائے۔ اور اگر نہیں ہوتا تھا۔ تو کسی لفظ کو ایسے معنوں میں استعمال کرنا۔ جن میں وہ کبھی مستعمل نہ ہوا ہو۔ فصاحت و بلاغت کے خلاف ہے یا نہیں؟

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام علماء و فضلاء کو بدیں الفاظ چیلنج دیا تھا۔ کہ اگر کوئی شخص قرآن کریم یا کسی حدیث یا اشعار و قصائد نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ (باب تفعّل سے) خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ وہ بغیر قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی مثلاً قبض جسم (کر کے آسمان پر اٹھانے کے) معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں۔ کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حقہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزارہ روپیہ نقد انعام دوں گا۔ اور آئندہ اس کی کمال حدیث دانی و قرآن دانی کا اقرار کروں گا۔

اس چیلنج پندرہ تیس سال کا عرصہ گزر جانا۔ اور اس لیے عرصہ میں اسکا جواب کسی سے نہ ہو سکا اور تمام علماء کا عاجز آ جانا اس بات کا بدیہی ثبوت ہے کہ اس چیلنج کے مطالبہ کو کوئی شخص پورا نہیں کر سکتا۔

(۵) یٰلٰہ رَفَعَہُ اللّٰہُ الِیْہِ سورۃ نسا جز ۶ میں رفع سے جس معنی الروح مراد لینا درست نہیں۔ کیونکہ لغت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا نام رفع ان معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ جیسا کہ لسان العرب میں لکھا ہے۔

وفی اسماء اللہ الرفع الذی یرفع المومنین بالاسعاد والیباء بالتقرب اس کے معنی سوائے تقریب اور اسعاد کے نہیں ہوتے۔ اگر ہوں۔ تو کوئی ایک مثال پیش کریں۔

(۶) حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے کے ثبوت میں آیت صریحہ الدالۃ اور قطعیۃ الدلالتہ پیش کی جاوے؟

(۷) جب حضرت عیسیٰ دوبارہ نزول فرمائیں گے تو خاصہ عظیمہ لازمیہ غیر منفکہ ثبوت جو نزول جبرئیل وغیرہ ثبوت کے ساتھ ہے۔ وہ خاصہ انہیں پایا جانا چاہیے۔ یا نہیں۔ اور علم احکام۔ حدود۔ فرائض۔ قرآن۔ و حدیث نبویہ کس طور سے انکو حاصل ہوگا۔ آیا وحی کے توسط سے یا کسی اور طور سے نص قرآن و حدیث سے اسکا ثبوت دینا چاہیے؟

(۸) اس شخص کا جو مسیح کی جگہ مصلوب ہوا۔ قرآن و حدیث میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ آپ کوئی آیت یا حدیث صحیح مرفوعہ متصل پیش کر میں جس میں اس شخص کا ذکر ہو۔ جو عیسیٰ کی شبیہ ہو کر مصلوب ہوا۔

(۹) کوئی آدمی نبی بغیر طعام خاکی جسم میں زندہ نہیں رہا۔ وما جعلناہم جسدًا الا بکون الطعام وما کانوا خالداً بین (الانبیاء الجز ۱۰)

اور مسیح بن مریم نبی کھانا نہیں کھاتے۔ دیکھو
وامہ صدیقہ کانایا کلات الطعام۔
یتیم (موت) ظاہر ہے۔

(۱۰) خدا تعالیٰ نے بنی آدم کے لئے
ایک قانون بیان فرمایا ہے۔ فیہا تخیون
وفیہا تموتون ومنہا تخرجون۔
(الجز ۸ سورہ اعراف ۲۷)

ولکم فی الارض مستق و مناع الی حین
(الجز اول سورہ بقرہ ۳)
الم یجعل الارض کفائن احياء وامواتا
(الجز ۱۹ المراتل)

فیہا خلقنکم و فیہا نعیدکم و منہا
تخرجن حکم تارۃ اخری۔
(الجز ۱۶ سورہ طہ ۲۷)

اگر مسیح زندہ ہوا مراد۔ تو اس کے لئے زمین
پر رہنا ہی ضروری ہے پہلی شق پر تو آپ
کے نزدیک صحیح نہیں کہ وہ زمین پر زندہ ہوں
پس دوسری شق ہی صحیح ہے کہ وہ وفات
پا گئے ہیں۔ آپ ہی ایسے ہی ہیں اور صرف
آیات پیش کریں۔ جن میں انسانی حیاتی زندگی
کے لئے آسمان کو بلفظ سماء مسکن قرار دیا گیا ہو۔
جیسا کہ آیات بالا میں لفظ ارض موجود ہے۔

(۱۱) لقد کفر الذین قالوا انزلنا
ہو اطمینح بن مرییم (سورہ مائدہ) نے بتایا کہ
کہ عیسائی ابن مریم کو معبود مانتے ہیں۔ اور
خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

والذین یدعون من دون اللہ
لا یخلقون شیئاً و ہم یخلقون امواتاً
غیر احياء وما یشعرون ایاں یبعثون
(الجز ۱۴ سورہ نحل)

یعنی جن کو یہ لوگ معبود مانتے ہیں۔ جن
میں عیسے بن مریم ہی شامل ہے۔ وہ اموات
ہیں۔ مریچکے ہیں۔ زندہ نہیں (یہ آیت بتاتی ہے
کہ عیسے انی متوفیک کا وعدہ پورا ہو چکا)

(۱۲) آیت کریمہ شہیداً صامت فیہم
قلما تو قیتی کنت انت الرقیب علیہم
میں مسیح نے اپنی دو حالتیں بیان کی ہیں۔ ایک
نصاری میں موجودگی اور ان پر نگران اور محافظ
ہونے کی اور دوسرے ان کے اندر عدم موجودگی
اور ان پر نگران نہ ہونے کی حالت۔ اور ان دونوں
کے درمیان حد فاصل تو فی ہے۔ اور
تفسیری کوئی حالت آپ پر نہیں گذری۔ صرف
دو ہی حالتیں بیان کی ہیں۔ ایک مادمت
فیہم کی دوسری کنت انت الرقیب
علیہم کی۔ اور یہ دوسری حالت تو فی
کے بعد کی ہے۔ جس سے وفات مسیح ثابت
ہوتی ہے۔

(۱۳) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنت
انت الرقیب علیہم کا کیا مطلب سمجھا
تھا؟

(۱۴) وما جعلنا البشر من قبلک
الخلد الجز ۱۱ میں بشر کو قصور کرنے اور
لشیئ بالخیوان کو ترک فرماتے ہیں کیا حکمت
ہے؟

(الف) کیا لشیئ بالخیوان کے لئے
خلد مکن ہے؟ اور بشر ہی بلفظ نکرہ
من قبل کی شرط کیوں ہے۔ کیا من بعد خلد
مکن ہے؟

(۱۵) حضرت عیسیٰ آخری زمانہ میں اپنی
منصب سمیت آئیں گے۔ یا اس سے معزول
ہو کر۔ پہلی صورت میں رسول کریم کا خطاب
خاتم النبیین جن معنوں میں تمہارے نزدیک
آنحضرت صلعم کے لئے مخصوص ہیں کیا آپ
سے چھن کر حضرت عیسیٰ کو مل جائے گا۔

اور دوسری صورت میں قرآن مجید کی وہ آیات
معاذ اللہ منسوخ ہو جائیں گی۔ جن میں مسیح کا
ہر جگہ ہر حال میں نبی و مبارک (مریم ۲۷)
اور دنیا اور آخرت دونوں میں وجہ ہونا

مذکور ہے۔ (آل عمران ۵۷)

ایک شیخ مولوی صاحب گفتگو
صاحب کی خدمت میں بھیر سینے کے پارہ پانچ
روز بعد دو آدمی علی الصبح میرے پاس آئے
اور انہوں نے آکر کہا کہ جناب انسپکٹر صاحب
نے ہم کو بھیجا ہے۔ اور کہا ہے کہ ایک مولوی
صاحب آپ کے سوالات کے جواب دینے
کو بلائے ہیں۔ آپ جلدی آویں۔ اور صبح
کا کھانا نہیں آکر کھائیں۔

بندہ اس پیغام کو سنکر بے مستری حسن دین
صاحب احمدی کے مقام فوراً انسپکٹر صاحب
کے پاس پہنچا۔ معلوم ہوا کہ مولوی صاحب
شہر میں فرزندش ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہے۔
کہ صوبہ دار کو کہیں کہ جوٹی کے سوال میرے
سامنے پیش کرے۔ ظہر کی نماز کے بعد مولوی
صاحب کو بلایا۔ اور مولوی صاحب بعد چند آدمیوں
کے انسپکٹر صاحب کے بنگلہ میں آگئے۔ چوتھے
بجٹ کی شہرت ہو چکی تھی۔ بہت سے معزز و مذہب
کے لوگ جمع ہو گئے۔ اور اس طرح سلسلہ کلام
شروع ہوا۔

مولوی صاحب (جو سید اور مذہب کے
غنیہ تھے) جناب صوبہ دار صاحب آپ بتاویں
کہ فیصلہ قرآن کریم ہی پر ہو گا۔ یا حدیث کی طرف
بھی رجوع کرنا پڑے گا۔

احمدی۔ میرے خیال میں قرآن کریم
ہی مقدم ہونا ضروری اور لازمی ہے۔ تائیدی
رنگ میں حدیث مرفوع متصل پیش کی جاسکتی
ہے۔

مولوی صاحب۔ ایک موضوع آپ مقرر
کریں۔ اور ایک موضوع میں مقرر کر دینگا۔ دونوں
موضوع پر بحث ہوگی۔

احمدی۔ میری طرف سے تو موضوع مقرر
شدہ انسپکٹر صاحب کے پاس تحریر ہے جس

کو آپ سنا کر جواب دینے کے مدعی ہیں۔
مولوی۔ آپ کے موضوع پر گفتگو نہیں ہوگی۔
بلکہ میری مقررہ وہ موضوع پر ہی گفتگو ہوگی۔
احمدی۔ جناب انسپکٹر صاحب آپ
کا فیصلہ کیا ہو چکا ہے۔ دو موضوع پر گفتگو ہونے
کا یا سوالات تحریر کے جوابات دینے کا۔

مولوی۔ انسپکٹر صاحب ہی فرمادیں۔
انسپکٹر صاحب۔ میں نے مولوی صاحب سے کل تمام
کو صوبہ دار صاحب غلام حسین احمدی کے تحریر سوالات
کا ذکر کیا تھا جس پر مولوی صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ
صوبہ دار صاحب کو لکھا جاوے۔ اور انکو کہا جاوے
کہ چوٹی کے سوالات پیش کریں۔ اب مولوی صاحب
کچھ اور ہی راستہ اختیار کر رہے ہیں۔ میں صوبہ دار
صاحب سے معافی مانگتا ہوں۔ کہ میں نے انہیں
بے جا تکلیف دی۔

مولوی۔ اگر صوبہ دار صاحب آپ کے موضوع
پر بحث ہو۔ تو ان کا اثر لوگوں پر پڑے گا۔ اور
اس طرح میرا اثر نہیں ہوگا۔

احمدی۔ آپ اقرار کر رہے ہیں۔ کہ
آپ کا اثر حاضرین پر نہیں ہوگا۔ جب آپ حیات
مسیح پر تقریر کریں گے۔ تو کیوں آپ کا اثر لوگوں
پر نہیں ہوگا۔ کیا حیات مسیح میرا موضوع ہے۔
میں اس کی تردید کر دوں گا۔ تو آپ مانتے ہیں۔ کہ
آپ کا اثر بالکل نہیں ہو سکتا۔ وہ حاضرین
سمجھ گئے ہوتے۔

مولوی۔ یہ آپ ہی کا موضوع ہے۔
احمدی۔ آفرین۔

ابن کار از تو آید و مردان چنین کنند۔
کیا حیات مسیح میرا موضوع ہے۔ آپ صاف
کیوں نہیں کہہ دیتے۔ کہ حیات مسیح کا کوئی ثبوت
میرے پاس نہیں۔ مگر یہ بھی کہہ رہے ہیں اور
ہوستیاری بھی دکھا رہے ہیں۔ کہ دو موضوع
پر گفتگو ہو۔ میں اتنا کہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ دو موضوع
پر کس طرح ایک وقت میں گفتگو ہو سکتی ہے۔

اور نہ ہی آپ نے موضوع کا ذکر کیا ہے۔
مولوی۔ قرآن کریم کو سمجھنے والے
صرف اہل بیت تھے۔ جو لوگ صحابہ کرام کے
راستہ پر چلے۔ انکو قرآن کریم کا فہم نہیں
دیا گیا۔ لہذا انہیں قرآن کی سمجھ ہی نہیں۔
احمدی۔ جب بیات مسیح پر گفتگو
ہو چکے گی۔ بعدہ آپ کے موضوع پر انشاء اللہ
تعالیٰ گفتگو کرنے کو بندہ حاضر ہے
مولوی۔ بعد کی شرط نہیں۔ ایک دم
دو موضوع پر بحث ہو۔

نوٹ۔ حاضرین مجلس سے اکثر معزز لوگوں
نے مولوی صاحب کو کہا کہ صوبہ دار صاحب راستی
پر ہیں۔ جس غرض کے لئے انکو بلایا گیا ہے۔ وہ
مقدم ہے۔ بعدہ وہ اقرار کرتے ہیں۔ کہ آپ کے
موضوع پر گفتگو کرنے کو تیار ہیں۔ مگر مولوی صاحب
اس طرف نہیں آئے۔ تب انسپکٹر صاحب
نے سوال کیا۔ کہ مولوی صاحب آپ وہ آیت
پیش کریں جس میں لکھا ہوا ہے۔ کہ ہم قرآن
صرف اہلیت ہی کو عطا فرمایا گیا ہے۔
مولوی۔ آیت لا یحکمہ الا المظہرون
قرآن میں موجود ہے۔

انسپکٹر صاحب۔ اس سے یہ معلوم
نہیں ہوتا۔ کہ ہم قرآن صرف اہلیت کو عطا کیا
گیا ہے۔

مولوی۔ اس سے مظہرون کو قرآن مجید
کا علم دیا جانا ثابت ہے۔ اور بموجب آیت
نظہیر اہل بیت ہی مظہر ہیں۔

احمدی۔ آیت تطہیر سے رسول کریم
کی بیسیاں مراد ہیں۔ جیسا کہ سیاق و سباق
سے ظاہر ہے۔ نیز اہل بیت کا لفظ دیگر قرآن
کریم سورہ ہود اور سورہ قصص میں آیا ہے۔ جن
سے باتفاق ماہرین بیسیاں ہی مراد ہیں۔ اس
بلکہ اہل بیت سے بیسیوں کو آپ کی تردید میں
دلیل بستان القرآن فہل من مدکر (قر)

کی آیت کریمہ کوڑی ہے۔ جو ہر روز سورہ
میں آچکی ہے۔

نیز ارشاد ربی سورہ محمد میں ہے۔ حوالہ
بعث فی الامیین رسولاً منہم یتلو علیہم
الایتہ ویزکیہم و یعلمہم الکتاب و انکو
وان کاوا من قبل لقی ضلال مبین
یتلو علیہم الایتہ۔ ویزکیہم۔ و یعلمہم
الکتاب و انکو کے مخاطب اہل بیت ہیں
یا ہم کی ضمیر ان کے مزج ہونے سے بالکل مانع
ہے۔ بلکہ عام مراد ہیں جن میں آپ اہلیت
ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اور باقی افراد امت صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

آپ تو اہل بیت کو مظہر قرار دے رہے
ہیں۔ اور قرآن اصحاب کرام کے لئے رسول کریم
کو یزکیہم کا خطاب کر رہا ہے۔ اور آپ تو
حضرت امام حسن و حسین حضرت علی علیہم الصلوٰۃ
والسلام کو مادر زاد اولیاء اور پاک یقین کرتے
ہیں۔ فرمائیے۔ رسول کریم صلعم نے کن کو پاک
اور کن کے لئے مزی ہوئے۔ اگر آپ اہلیت
کو ہی قرار دیں۔ تو ان کاوا من قبل لقی
ضلال مبین مانع ہے۔ کیونکہ آپ ان کو
ضلال مبین نہیں تسلیم کرتے۔

نوٹ۔ تمام لوگوں نے میرے بیان
کی نہایت خوش سے تصدیق کی۔ اور مولوی صاحب
کو کہا۔ کہ آپ کی جب یہ لیاقت تھی۔ تو کیوں علامہ
کی آمادگی ظاہر کی۔ مولوی صاحب آپ لوگ ظالم
اور ضدی طبع ہیں۔ اور جمع منتشر ہو گیا۔ جب
تمام جمع منتشر ہو گیا۔ اور مولوی صاحب
ہی میں بیٹھے رہے۔ اور عاجز نماز عصر اور
چلا گیا۔ اور نماز سے فارغ ہو کر انسپکٹر صاحب
سے ملکر گھر جانے لگا۔ تو مولوی صاحب نے بڑی
سوچ بچار کے بعد اس طرح سلسلہ کلام شروع
فرمایا۔

مولوی۔ اس پر کیا عقلی دلیل ہے۔

حضرت جیسے آسمان پر زندہ نہیں رہ سکتے۔
احمدی۔ جسے کہ بعد از جنگ یاد آید
بروئے خود باززد۔ مولوی صاحب مجمع منتشر
ہو گیا۔ اور آپ بول نہ سکے۔ آپ ندامت کو
کس طرح مٹا سکتے ہیں۔ باہر جاؤ مجمع والوں
کو بلاؤ۔ میں جواب دوں گا۔ مگر اب آپ کی کون
بات مان سکتا ہے کہ اس جگہ آوے۔

آپ کے مایہ ناز سوال کا جواب یہ ہے
کہ عقل فتویٰ دیتی ہے۔ کہ آجنگ بنی نوع انسان
کا مسکن زمین ہی رہا۔ اور زمینی اشیاء سے
پیدا ہوتا۔ پھر جوان۔ پھر ازل عمر پھر موت۔
نئی عقل مند کی عقل یہ بات نہیں مان سکتی۔ کہ
کوئی شخص دو ہزار سال بغیر طعام زندہ رہ سکے
نیز مجدد عقل کچھ چیز نہیں۔ جب تک الہام الہی
اس کے ساتھ نہ ہو۔ الہام الہی (قرآن مجید)
نے حضرت عیسیٰ کی وفات کو بالصریح بیان
کیا ہے۔ عقل قرآن کے تابع ہے۔ نہ کہ قرآن
تابع عقل۔ نیز عقل بھی آپ کے عقیدہ کو دھوکہ
دے رہی ہے۔

مولوی۔ سورہ دہر میں من لطفہ
امشاج فرمایا۔ اور باوجود اس حکم کی موجودگی
کہ حضرت عیسیٰ کو ایک ہی لطف سے پیدا کیا۔
کیا ولین تجمل لست انت اللہ تبدیلا کے
بر خلاف ہے۔ یا نہیں۔ اسی طرح زمین کو قرآن
میں مسکن قرار دیا۔ مگر آسمان پر بھی نیلے کاہنا
محال عقلی اور مغائر قرآن کریم نہیں۔ جیسا کہ
پہلی آیت میں کوئی استغناء نہیں۔ مگر حضرت
عیسیٰ کو آپ مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔

احمدی۔ من لطفہ امشاج

بھی کلام الہی نے فرمایا۔ اور بغیر باب پیدا کر نیکا
حکم بھی کلام الہی میں آیا۔ اور کلام الہی قول باری
تعالیٰ ہے۔ سنت اللہ یہ نہیں۔ کہ خدا کے
نور کے مخالف ہو۔ بلکہ سنت اللہ اسی کو قرار

دیتے ہیں۔ جو قول اور فعل الہی سے اب تک
ظاہر ہو چکی ہے۔ اسی طرح تمام انسانوں کے
لئے تو زمین کو مسکن قرار دیا۔ حضرت عیسیٰ کے
لئے جہاں قول یا فعل سے آسمان کو قرآن کریم
میں بیان فرمایا ہے۔ وہ آیت آپ پیش
کریں۔

نوٹ۔ مولوی صاحب نے کچھ ایسا جواب
دیا۔ کہ جس کو میں بالکل نہ سمجھ سکا۔ تب میں نے
جناب انسپکٹر صاحب سے عرض کی۔ کہ کیا آپ
مولوی صاحب کے جواب کو سمجھ گئے ہیں۔ میں تو
بالکل کچھ نہیں سمجھ سکا۔

انسپکٹر صاحب۔ میں بالکل کچھ نہیں
سمجھا۔ میرے خیال میں مولوی صاحب نے جو کچھ
بیان کیا۔ غالباً وہ خود بھی نہیں سمجھے ہونگے۔
ہاں میں آپ کے جواب کو خوب سمجھ گیا ہوں۔ جو
آپ نے مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں
بیان فرمایا ہے۔

مولوی۔ بل رفعہ اللہ الیہ سے
جسم سمیت آسمان پر جانا ثابت ہے۔ اور اقلہ
وما صلیوہ سے قتل اور صلیب کی نفی فرمائی
ہے۔

احمدی۔ ما قتلوہ وما صلیوہ
کی نفی فرمائی ہے۔ تو اس سے زندگی ثابت
نہیں ہوتی۔ آپ وہ آیت پیش کریں۔ جس سے
یہ ثابت ہو۔ کہ حضرت عیسیٰ کسی بیماری سے
بھی مبینی طبعی موت سے فوت نہیں ہوئے۔
بل رفعہ اللہ الیہ میں نہ آسمان کا ذکر اور
نہ جہد مع الروح کا آسمان پر جا چکا نبوت۔
میں ایک اصول پیش کرتا ہوں۔ اور چیلنج دیتا
ہوں۔ کہ آپ اس وقت تک جواب نہیں دے
سکیں گے۔ کہ فرشتہ آپ کی روح قبض کرے۔ وہ
اصول یہ ہے۔ کہ لعنت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔
کہ جہاں اللہ فاعل اور ذی روح مفعول ہو
روح کے لئے جہد مع الروح کے اٹھانے کے

نہیں آتے۔ چنانچہ صاحب لسان العرب الیہ
کے رفع تام کے معنی قریب اور سعاد کے لئے
ہیں۔ آپ میرے اصول کو توڑ دیں۔

مولوی۔ ایسی قیود آپ نے عائد کی
ہیں۔ جسے مجیب کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔
احمدی۔ یہ قیود آیت میں ہیں یعنی
آیت بل رفعہ اللہ الیہ میں اللہ فاعل اور
ذی روح مفعول ہے۔ اور صاحب لسان العرب
نے ہی آپ سے اذ حد شمی کی۔ کہ اللہ کے نام رفع
کے معنی ایسے کئے۔ جسے آپ کے معنوں کا بطلان
ثابت ہے۔ آپ نے ہی درست دریافت فرمایا۔
کیا معنی۔ کہ محمد کو آپ سے ایسا سوال کرنا چاہیے۔
جس کا جواب آپ کو آتا ہو۔ وہ باطل۔

بالآخر عاجز گھر چلا آیا۔ اور انسپکٹر صاحب
نے فرمایا۔ کہ آپ کو فتح عظیم نصیب ہوئی۔ کوئی اذمولوی
ایسا بتایا جائیگا۔ جو آپ کے سوالات کا جواب دے
سکے گا۔

جنگل گنج کے مہدی

(از مرزا کبیر الدین احمد صاحب احمدی لکھنؤی)

ناظرین بفضلہ تعالیٰ ہم نے پہلے اگست ۱۹۲۵ء
کے اخبار فاروق میں بتو شیخ تمام دکھلایا۔ کہ ائمہ
علیہم السلام یوحنا کی انجیل اور اس کے مکاشفہ کو وہ
انجیل نہیں تسلیم کرتے تھے۔ جس کا ذکر قرآن پاک نے
کیا ہے۔ دوسرے نہ وہ مکاشفہ یوحنا کو قرآن کریم
کے ساتھ ساتھ واجب العمل تسلیم کرتے تھے۔ بلکہ
وہ تو تمام عمر اشباعے ربانی یعنی شراب میں ڈبل روٹی
کے ٹکڑوں سے ایسی نفرت کرتے تھے۔ جیسا کہ جنگل
کے شیخ حضرت عباس کی حاضری سے رغبت نہ کرتے
تھے۔ تیسرے اس دہم کا بھی اذکار دیا۔ کہ انجیل
دو غیرہ پر ایمان لانے سے یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ

وہ واجب العمل ہی ہوں۔ کیونکہ ایمان تو ملائکہ اور
قیامت پر بھی رکھتے ہیں۔ پھر ان دونوں امور
کو واجب العمل کیسے اور کیونکر بنائیں۔

ایمان کیا ہے؟ (۱) اول ایمانی کہ بلا تفصیل
جزئیات دین احمدی برحق سمجھنا۔ جیسا کہ لا الہ
الا اللہ محمد رسول اللہ۔ دوسرا ایمان تفصیلی
کہ جس قدر امور شرع احمدی سے یقیناً ثابت
ہیں۔ کہ جو فرمودہ خدا و رسول ہیں۔ و حقیقت
ایمان قلبی کا نام ہے کیونکہ ایمان کی باہریت میں
اونے تدبیر یہ یقین ہو جاتا ہے۔ کہ وہ صرف
ایک تصدیق قلبی ہی ہے۔ اس پر دلائل نقلیہ
یہ ہیں۔

(۱) وقلوب مطمئن بالایمان۔

(۲) وکنت فی قلوبہم الایمان۔

(۳) ولما یدخل الایمان فی قلوبکم۔

ان آیات میں قلب ہی کو محل ایمان ٹھہرایا ہے
اور قلب کا کام بجز تصدیق کے دوسرا نہیں
ہے۔ خواہ وہ تطری ہو یا غیبی۔

کیا توریت و انجیل تمام انبیاء علیہم السلام
عالم کیلئے نور و رحمت ہیں؟

میں ہنوز مبعوث ہوئے اونکی نبوت اور تعلیم
صرف بنی اسرائیلیوں کے لئے خاص تھی دوسری
قومیں اس سے منتفع و سرفراز نہیں ہو سکتی تھیں
جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ رسولاً الی بنی
اسرائیل۔ یعنی یہ جملہ انبیاء بنی اسرائیل
کی ہدایت و تعلیم کیلئے خاص کر بھیجے تھے۔
پس جبکہ رسالت کبریٰ مختص بہ قوم اور مختص
بزبانہ ہوئی۔ تو تعلیم بھی ان کی عالمگیر نہ ہوئی۔
بلکہ مخصوص اسی قوم کے لئے ہوئی۔ جس کی طرف
وہ رسول کر کے بھیجے گئے تھے۔ اسی ضرورت
کو خدا نے عالم اپنے کلام مجید میں یوں ارشاد

فرماتا ہے۔ وایتنا صوسی الکتاب وجعلناہ
ھدً لى بنی اسرائیل (البقرہ ۱۲۹) (۱)

اور ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی۔ اور
اس کو صرف بنی اسرائیل کے لئے ہادی بنایا تھا۔
اب اس فیصلہ میں کسی مومن کو مجال کلام باقی
نہیں۔ کہ جو یہ کہے کہ یہ کتب سماویہ رہبر عالم
تھیں۔ یا اس وقت بھی ہیں۔ ہاں ہمیں اس
تسلیم سے انکار نہیں۔ کہ وہ کتب اونکے دائرہ
یا ندادیہ میں ہدایت اور رحمت اور نور تھیں۔
اور اسی لحاظ کے انشراح کو مد نظر رکھ کر قرآن
کریم ہدایت و رحمت و نور کہتا ہے۔

کیا انجیل واجب العمل ہے؟
یا قرآن شریف

کے کسی دوسری کتاب کی اتباع یعنی پیروی
نہ کرے۔ صرف ان پر ایمان رکھو کہ یہ خدا کی طرف
سے تھیں۔ انسانی کلام نہ تھا۔

مخالفین غلطی سے ایمان کے مستحق تبار
خیال کر بیٹھے ہیں۔ حالانکہ اتباع اور ہے۔ اور
ایمان اور ہے۔

(۱) نزلنا علیک الکتاب تبیاناً
لکل شیء وھدً لى ورحمۃ لى لعل ھدً لى
یعنی اے محمد جتنے تم پر ایک ایسی کتاب تباری
ہے۔ جس میں ہر ایک چیز کا بیان ہے۔ جو انسانی
تکمیل کے لئے کافی روشنی ہے۔

(۲) یا ایھا الناس قد جاءکم
موعظۃ من ربکم وشفاء لى فی الصدۃ
وھدً لى ورحمۃ (یونس)

یعنی اے لوگو تمہارے پاس تمہارے
رب کی نصیحت اور دلی امراض ہلکے کی شفا اور
ایمانداروں کے لئے رحمت اور ہدایت (یہی
قرآن) آچکی ہے۔

(۳) ان ھذا القرآن یدھدً لى

للتی ھى اقوام ویشتر المؤمنین الذین
یعملون الصلحت ان لھما حل کبیراً
(البقرہ ۱۷۷)

بے شک یہ قرآن وہ راستہ بتاتا ہے
جو سب سے (توریت و انجیل) سے طلبہ امد
یہ پاک قوموں کی شادمانی سنا تا ہے۔ کہ ان کو
بڑا ہی مزا ہے۔

اب صرف قرآن
ہی کی اتباع کرو۔

(۲) قل اتبع ما یوحى الی من ربی
ھذا یصائر من ربکم وھدً لى ورحمۃ
للقوم یؤمنون (البقرہ ۱۷۷)

تو کہ میں از خود ہر جگہ ہوں جو مجھ کو میرے
رب کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔ یہ قرآن
بینائی ہے۔ تمہارے رب کی طرف سے اور
ہدایت ہے۔ اور رحمت۔

(۳) ولا تتبع اھواء الذین کذبوا
بایتنائنا (البقرہ ۱۷۷)

اور نہ تو اے (محمد) پیغمبر اللہ علیہ وسلم اور
لوگوں کی خوشیوں پر چلے جنہوں نے ہمارے
آیات کو جھٹلایا۔

(۴) وان ھذا صراطی مستقیماً
فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق
بکم عن سبیلہ ذلکم وھم لعلکم
تتقون۔ (البقرہ ۱۷۷)

یعنی اے بنی (صلعم) کہہ سکتے ہیں (قرآن)
میرا سیدھا راستہ ہے۔ سو تم سب (یہود اور عیسائی)
اسی پر چلو۔ اور راہوں پر نہ چلو۔ تم کو اور راستے
جھٹکا کر پریشان کر دیں گے۔

(۵) وھذا کتبنا مبارکاً

فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا عِلْمَهُ تَرْجَمُونَ ۝

(الجزء الثامن ۱۹۷۷)

اندھی قرآن کتاب مبارک ہے۔ جس کو پہنچے
نازل کیا ہے۔ سواسی پر چلو۔ اور پر ہیز نگاری
اختیار کرو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(۱) اَنْتُمْ تَحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي
يُحِبِّكُمْ اللّٰهُ۔

یعنی اگر تم خدا کو دوست بنانا چاہتے
ہو۔ تو میری اتباع کرو۔ پھر پروردگار عالم
آپ کی وسعت تعلیم کی شان بتلاتا ہے۔
فینہا کتب قیمہ۔ یعنی اس قرآن مجید
میں تمام وہ ہدایات و تعلیمات موجود ہیں۔
جو آدم علیہ السلام سے لیکر عیسیٰ علیہ السلام تک
شرح شریعت کے کل قوموں کے ہادیوں کے
پاس وقتاً فوقتاً بھیجی تھیں۔ وہ من جمیع
الوجہ مکمل اسمیں ماثور ہیں۔ اسی بلندی و کمال

کا قرآن کریم اپنے آپکو مصدق کہتا ہے۔ جس
کو انگریزی میں *Self-attesting* کہتے ہیں۔
یعنی کسی عبارت میں سے جو غلط
ہے۔ اس کو کاٹ دینا یا اس کی جائے صحیح لفظ
رکھ کر اپنی ہر کردینا اسی ہیئت سے آپکو صلی اللہ
علیہ وسلم نے قائم کیا ہے۔ اور دیکھو آپ ہی
کی ہر سے اس زمانہ میں مسیح موعود آسمان
سے قادیان میں آئے۔ کیونکہ وہ جو اصل انجیل
میں لکھا تھا۔ کہ تم میں روح حق آئے گی۔

جب وہ روح حق آئی۔ تو اس نے فرمایا۔ کہ
تم میں آخر میں بھی احمد ہو گا۔ جیسا کہ وہ آدم
سے پہلے تھا۔ اور پھر سلمان فارسی کے کا ندھے
پر دست مبارک رکھ کر گواہی دی کہ آئے والا
صحابی ہے۔ اور نبی اللہ ہی۔ پس اس
آسمانی اسم سے کا ندھے کے فرشتوں اور حاضرین
مجلس صحابہ کو روز روشن کی طرح سمجھا دیا۔

کہ وہ احمد اور پھر آئے گا۔ کسی غار اور گڑھے
سے برآمد نہ ہو گا۔ ہاں اگر آنحضرت سلمان

فارسی کے گھنے پر اپنا دست مبارک مارتے۔
تو یہ شک سمجھا جاتا۔ کہ مہدی غار زمین سے
برآمد ہو گا۔ مگر وہاں تو کا ندھے پر ہاتھ ماننا
صاف دلالت کرتا ہے۔ کہ آنیوالا نور سے ہو گا۔

ظلمت سے نہ ہو گا۔ پس فرشتوں کے کا ندھے
پر ہاتھ رکھے ہوئے امام مہدی قادیان
میں نازل ہوا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں بھی
صاحب علوم کو بتایا گیا ہے۔ ع۔ ص۔ ق۔
یعنی عیسیٰ قادیان میں۔ اور روح حق
نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ابھی وہ نبی اور اس کا
گروہ تم سے نہیں ملا۔ انشاء اللہ تعالیٰ
بمصدق و آخرین متھملاً یحقوہم
(سورہ جمعہ) آخر زمانہ میں ہو گا۔ اور وہ محمد
احمد ہو گا۔ وہ صحیح انجیل جو اس سے پہلے
نبی بیان کرے گا۔ اور بتائے گا۔ کہ شیخ
لعنت کی کیل پر نہیں مرا + زخمی تو ضرور

ہو گا پھر وہ اپنی پاک موت سے ہمد پر فوت
ہو گا۔ اور وہ ادنیٰ سرزمین تھی۔ جہاں سودا
وائر کی مانند پانی صاف تھا۔ کیونکہ وہ ادھر
سے آیا تھا۔ جیسا کہ احمد اور پھر سے آیا۔ یعنی
ابن آدم جو مومنین شیعہ و سنی اس وقت تم
میں ہے۔ پس مبارک وہ شخص جو فارسی النسل

امام پر ایمان لائے۔ اسے طوف انجیل کبیر
والا گیا ہے۔ اگر جنگل گنج کے مہدی انجیل
کبیر کے صفحے ہی کو ہی لگا کر یا کلیجے پر ہاتھ رکھ کر
پڑھتے۔ تو روح حق آتی۔ مرقس۔ لوقا کی انجیل
کو واجب العمل نہ بتاتے۔ مجھے حیرت ہے۔

کہ مکاشفہ یوحنا میں وہ علی رنگ کیا ہے۔ کہ جس
کو اب مسلمان ادا کریں کہیں عمل سے جنگل گنج

کے مہدی کی مراد وہ نبی یا جلال تو نہیں
جو لکھنؤ کے ذاب آٹھویں روز لیا کرتے ہیں۔

پس منت کرتا ہوں۔ کہ جناب یہ بتائیں کہ وہ
عمل یوحنا کی انجیل کا کیا ہے۔ کہ ہم قرآن کریم
کی حکومت اور عمل کو چھوڑ کر اس کو کریں

کیا کپڑے ہم اپنے ہاتھ سے دھویا کریں۔ یا بجا کر
دکوع و سجد اور درود کے صرف ڈھیلی بجا کر
یہ گیت گایا کریں۔ ایسویس میلا بیڑاں بچیا بیڑاں بچیا۔
ایسویس۔ اور تھلن پر۔ اپنا دم نکالا کریں۔ جلد
جواب دینا۔

(باقی دارد)

مسیح صاحبکے ایک ہزار ایک

سوال حل طلب

سوال نمبر ۲

انجیل مطبوعہ ۱۸۹۲ء	انجیل مطبوعہ ۱۹۰۸ء
متی باب ۱۸ آیت ۱۱ میں لکھا ہے: "کیونکہ ابن آدم آیا ہے۔ کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈ کے بچائے"	نئی انجیل میں یہ آیت بھی ساری کی ساری غائب ہے۔

اس تحریف کا بھی وہی سبب ہے جس کا ذکر سوال
نمبر ۱ میں ہو چکا ہے۔ جب مسلمانوں کی طرف
سے پادری صاحبان پر یہ سوال ہوا۔ کہ یسوع تو
صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیوں کا گلاب
تھا۔ وہ کوئی عالمگیر مذہب نہ لایا تھا۔ اور نہ سارے
جہان کو نجات دینے کا اس نے دعویٰ کیا تھا۔
اس نے خود کہا کہ میں کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے
کے لئے آیا ہوں۔ جس سے اس کی مراد بنی اسرائیل
کی کھوئی ہوئی قومیں تھیں۔ جو مختلف زمانوں
میں منتشر ہو چکی تھیں۔ اور ان میں سے بعض
افغانستان اور وسط ایشیا اور شمالی ہند ملک

کشمیر اور جنوبی ہندوکن میں آکر آباد ہو گئی تھیں۔ پس مسیح اپنے فرمان کے مطابق ان کی تلاش میں ہندوستان آیا۔ اور مسیح کے پیچھے پیچھے تھوڑا حواری بھی آیا۔ اور اس ملک میں کام کرتے ہوئے مسیح بوا سو قتل یوز آسف کے نام سے مشہور تھا۔ یعنی یسوع جرج کر نیوالہ شمالی ہند میں فوت ہو کر دفن ہوا۔ اور تھوڑا جنوبی ہند میں فوت ہو کر دفن ہوا۔ اور ہر دو کی قبریں اب تک ہندوستان میں موجود ہیں۔ اور فاروقین کے واسطے زیادہ گاہ ہیں۔ اس آیت سے جو اعتراض ہو سکتا تھا۔

اس سے بچنے کے لئے پادری صاحبان نے کوئی ایسا قدیم نسخہ تلاش کرنے کی سعی کی۔ جس میں یہ آیت نہ ہو۔ اور چونکہ عیسائی صاحبان کی خوش قسمتی یا بد قسمتی سے ہر قسم کے قدیم نسخے موجود ہیں۔ اس واسطے ایک نسخہ ایسا بھی نکل آیا جس میں یہ آیت نہ تھی پس کام بن گیا۔ اور تحریف کر دی گئی۔ مگر ہمارا سوال بدستور قائم ہے۔ کہ ہر بانی کر کے مطلع فرما دیں۔ کہ ایسی کتاب پر کیونکر اعتبار کیا جائے۔ جس کے اس قدر مختلف نسخے موجود ہیں۔ اور باقی آیتوں پر کیونکر یقین ہو۔ کہ وہ بھی اسی طرح جھلی اور خارج کر دینے کے قابل نہیں۔ اس سے تو ساری کتاب بے اعتبار ہو گئی۔ اور چھوڑ دینے کے لائق بن گئی۔

سوال نمبر ۴

انجیل مطبوعہ ۱۹۰۸ء

انجیل مطبوعہ ۱۸۹۲ء

متی باب ۱۹ آیت ۱۶-۱۷
اور دیکھو ایک نے آکے
اُسے کہا۔ اے نیک استاد
میں کوئی نیک کام کروں
کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں

متی باب ۱۹ آیت ۱۶-۱۷
اور دیکھو ایک شخص نے پاس
اُسے کہا۔ آکر اس سے کہا۔ اے
استاد میں کوئی نیک
کام کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی

اس نے اس سے کہا۔
تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے
نیک تو کوئی نہیں مگر
ایک یعنی خدا۔ اگر تو
زندگی میں داخل ہونا
چاہے۔ تو حکموں پر
عمل کر۔

یہاں ان آیات میں بہت سی تحریف
لفظی اور معنوی کی گئی ہے۔ پہلی آیت سے ظاہر
تھا۔ کہ یسوع نے نیک ہونے سے انکار کیا۔ اول
صاف اقرار کیا۔ کہ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نیک
نہیں۔ صرف ایک خدا ہی نیک ہے۔ یسوع
بھی نیک نہیں۔ چونکہ اس سے یسوع کی الوہیت
اور ابن اللہ ہونا باطل ٹھہرتا تھا۔ اس واسطے
کوشش کر کے پادری صاحبان نے ایک ایسا نسخہ
بھی تلاش کیا۔ جس میں یہ آیت بالکل اور طرح
ہو۔ اور وہ اعتراض وارد نہ ہو سکے۔ شاباش
لیکن ہمارا سوال پھر بھی قائم ہے۔ کہ ان دو
مختلف نسخے ہائے انجیل میں سے کس پر اعتبار
کیا جائے۔ اور کس پر بے اعتباری کی جائے۔
آیا اس کو درست مانا جائے جس کو آپ نے قریباً
سومال ہندوستان میں شائع کیا۔ یا اس کو
جسے گذشتہ سال سے شائع کیا جا رہا ہے۔
مطلع کر کے مشکور فرمادیں۔

سوال نمبر ۵

اس تحریف اور تبدیل پر ایک اور بھی
سوال ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ آپ کے نسخے
نسخے کے مطابق سائل کا سوال یہ ہے۔ کہ میں
کوئی نیک کروں۔ کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں۔ یسوع
اسے نیکی کی بابت سوال کرنے سے منع کرتا ہے
اور کہتا ہے۔ کہ ابدی زندگی کے واسطے تو حکموں

پر عمل کر۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا حکموں پر عمل کرنا
نیکی میں داخل نہیں۔ تمام نیکیوں کی جڑ تو یہی ہے۔
کہ انسان اللہ کے حکموں پر عمل کرے۔ پھر یسوع
نے اس شخص کو نیکی کے سوال سے کیوں منع
کیا۔ مفصل بیان کر کے مطلع فرمادیں۔ آپ کی
نیکی ہوگی۔

سوال نمبر ۶

چونکہ انجیل کے نسخے بہت ہیں۔ اور ان میں آپس میں
بہت سے اختلافات ہیں۔ اگر ان تمام آیات کو جن
کا کسی دوسرے نسخے کے ساتھ اختلاف ہو درمیان
میں سے حذف کر دیا جائے۔ کیونکہ وہ آیات مشکوک
ہو چکی ہیں۔ تو باقی ساری انجیل میں کتنی آیات
رہ جاتی ہیں۔ امید تو نہیں کہ کوئی باقی رہ جائے۔
جو بالاتفاق تمام انجیل میں اور انجیل کے تمام
مختلف نسخوں میں پائی جاتی ہو۔ سوائے اس کے
کہ ایل ایل ماہنتوانی۔ اے میرے خدا۔ اے
میرے خدا۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ مگر ممکن ہے۔
کہ پادری صاحبان نے کوئی ایسی فہرست طیار کی ہو۔
جن میں ایسی آیات مجموعہ ہو۔ ہر بانی کر کے اس سے
مطلع فرمادیں۔

سوال نمبر ۷

اور اگر کوئی ایک آیت بھی ایسی باقی نہیں رہتی۔
جو شک سے پاک ہو۔ تو آپ ایسی مشکوک کتاب کو
چھوڑ کر اس مقدس کتاب کو کیوں نہیں
پھرتے۔ جس کی شان میں لاریب فیہ
نازل ہو چکا ہے۔ اور تیرہ سو سال سے
الہی حفاظت اسے اپنی اصل حالت پر
قائم رکھے ہوئے چلی آتی ہے۔ بیا کر کے
مشکور فرمائیں۔ ہر بانی ہوگی۔ (باقی دارد)
اطلاع۔ جن احباب کے ذمہ چندہ فاروق ششماہی اول
بقایا ہے۔ انکے نام دی پی بھیجا گیا ہے۔ براہ ہر بانی
دسول کر کے مشکور فرمادیں۔ (مینجی)

وصیت نمبر ۲۲۹۶

میں حبیب اللہ ولد مہین قوم کہاں ساکن
چندہ کے گولے تحصیل نارو وال ضلع سیالکوٹ
کا ہوں۔ جو کہ بقائمی پوش و حواس بلا جبر و اکراہ
اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت
کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری
جائداد ہو۔ اس کے $\frac{1}{4}$ حصہ کی مالک صدر انجن
احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں
کوئی رقم داخل کر جاؤں۔ وہ حصہ وصیت
کردہ سے منہا کی جاوے گی۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
ایک کچھ حصہ نقد حصہ مکان قیمتی لکھ
نقطہ۔ والسلام۔ $\frac{13}{45}$

العبد
نشان انگوٹھا حبیب اللہ کہاں بمقام قادیان
گواہ

عبدالرحمن کا غانی

گواہ
خدا بخش ساکن چندہ کے گولے از قادیان

وصیت نمبر ۲۳۰۵

میں حکومت بیگم بنت مولوی سید محمد علی شاہ
صاحب مرحوم ساکن راہوں ضلع جالندھر کی ہوں
جو کہ بقائمی پوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد
متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر
میری جائداد ہو اس کے $\frac{1}{4}$ حصہ کی مالک صدر
انجن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) جو رقومات میں اپنی زندگی میں
بد وصیت داخل کر جاؤں۔ وہ منہا کی جاویں گی۔

میری موجودہ جائداد زیورات قیمتی ماکر روپیہ
کے ہیں۔ حق مہر ہی شامل ہے۔ نقطہ۔ والسلام

$\frac{30}{45}$

العبد

نشان انگوٹھا حکومت بیگم بمقام قادیان۔

گواہ

محمد افضل شاہ راہوں والہ

گواہ

بقلم بدرالدین قادیان

وصیت نمبر ۲۲۷۳

میں دانی زوجہ چودہری عبداللہ قوم آدان
ساکن قادیان محلہ دارالفضل ضلع گورداسپورہ
کی ہوں۔ جو کہ بقائمی پوش و حواس بلا جبر و اکراہ
حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری
جائداد ہو اس کے $\frac{1}{4}$ حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ
قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا
کوئی جائداد خزانہ صدر انجن احمدیہ قادیان میں
بد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں
تو اسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے
منہا کر دی جاوے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
یعنی حصہ زمین کی قیمت کا زیور ہے۔

العبد

دانی زوجہ چودہری عبداللہ خان

گواہ

عبداللہ خان خاوند موضع

گواہ

حاکم دین دوکاندار

وصیت نمبر ۲۲۷۴

میں مبارک بیگم زوجہ حکیم محمد عمر و بنت مولوی عبدالعزیز
قوم آدان ساکن قادیان کی ہوں۔ جو کہ بقائمی پوش
و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق
حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو
اس کے $\frac{1}{4}$ حصہ کی مالک صدر انجن احمدیہ قادیان ہوگی۔
(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل
کروں۔ بد وصیت تو وہ حصہ وصیت کردہ سے
منہا ہو جاوے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات
قیمتی صہار مہر الہ۔ اگر میری زندگی میں جائداد
بڑھ جاوے تو اسکے $\frac{1}{4}$ حصہ کی مالک صدر
انجن احمدیہ قادیان ہوگی۔ $\frac{13}{45}$

العبد

فاکارہ مبارکہ احمدی بقلم خود

گواہ

حکیم محمد عمر خان بقلم خود

گواہ

محمد عالم شاہ محلہ دارالرحمت قادیان

جوہر شفا نی زندگی

یہ خشک سفوف ہے جس کا تجربہ تیس سال تک
کیا گیا ہے۔ پُرانا بخار و کھانسی خشک یا تر بلغم خون آتا ہو
سل کے کپڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق جس سے حکیم و
ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید
قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی مفت۔ فی تولد علم
علاوہ حصول اکابر ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی
اس کا مطلب میں رکھنا ضروری ہے۔ پیر چتر کیست
استعمال ہمارا ہوتا ہے۔

المشاہد

ایس عزیز الرحمن۔ قادر بخش انجنیر قادیان

(فاروق پریس قادیان میں با تمام قلم علی برتو و پبلشر دیوید ایٹر چھپرہ فاروق سنٹرل سے شائع ہوا)